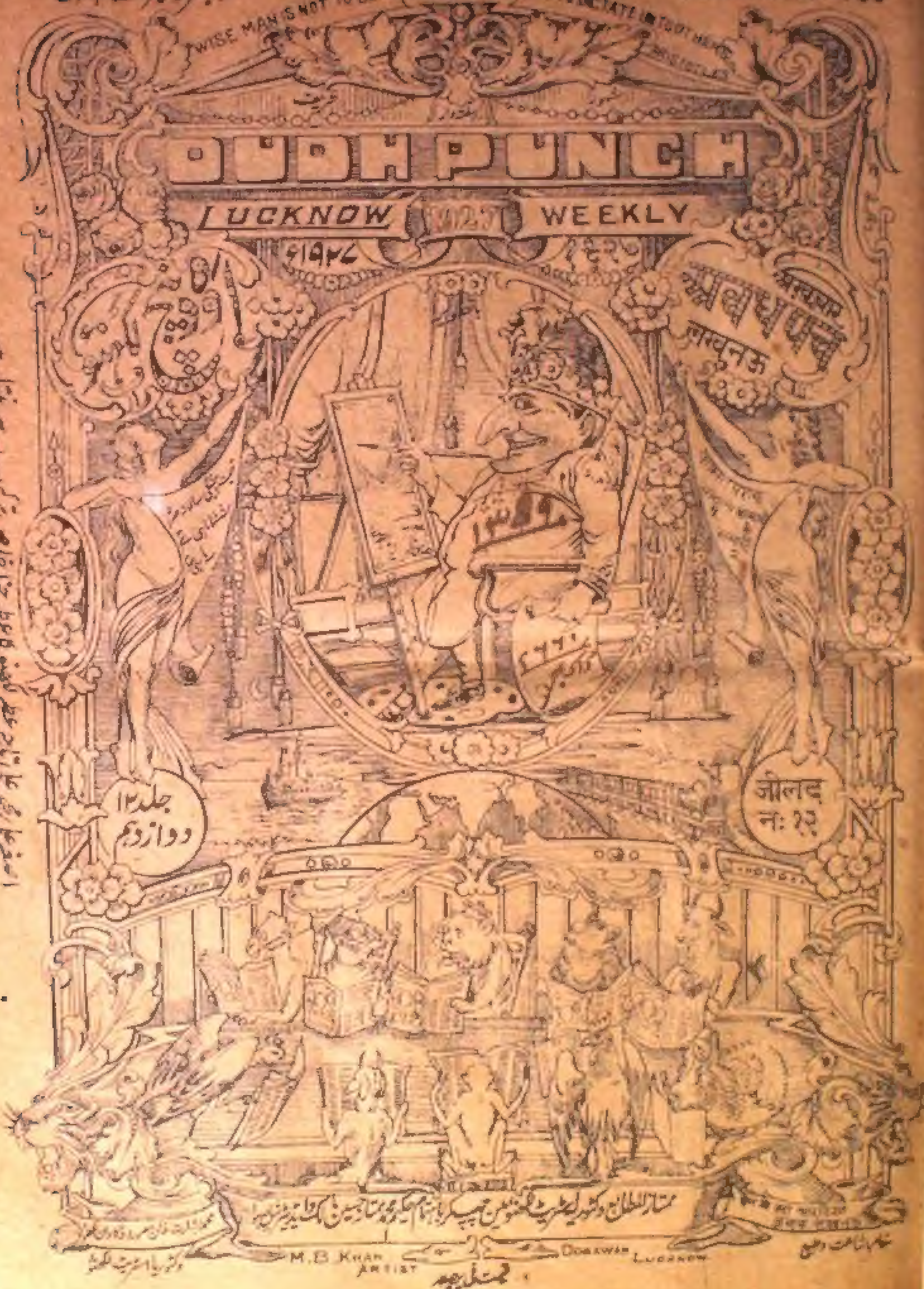
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO. A. 783



جلد ۱۲ نمبر ۲۹

مضامین غیر

(۵ اگست ۱۹۲۹ء)

بے اصل مشہورات

"زہے خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم"

نمبر ۶

مشہور ہے اور بہت قدیم زمانے سے مشہور کہ عورت اپنے شوہر کے دوستون سے نفرت کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ شہرت کے بعد جب کوئی بات غلط ثابت ہوتی ہے تو اوسکی تصحیح نہین کیجاتی اس مشہورات کی تصحیح یون ہونی چاہیے تھی کہ نیک عورت اپنے شوہر کے بدکردار دوستون سے نفرت کرتی ہے۔ یہ پُرانے دشمنون کی کہاوت ہے جب عورتین عورتون مین رہتی تھین اور مرد مردون مین رہا کرتے تھے شریف عورتین مردون کی محفل مین شریک نہوتی تھین مردون کو زنانی بزم سے کوئی واسطہ نتھا مردانہ جگہ زنانی مکسرات علٰحدہ ہوتا تھا مردانے مین شوہر کے دوست احباب بیٹھے کے تفریح و وفا کرتے رہتے تھے پیٹ بھرے تھے۔ بی بی بیچاری گھر ہی تھین اور میان رات کے بارہ بجے تک انھین مشغلون مین رہتے تھے مگر حضرت اب تو یہ چلن ہی جاتا رہا۔ بی بی میان کے ساتھ ہوا کھاتی پھرتی ہین۔ میان کے دوستون کا بیبلاتی ہین میان کے یارون کا کھلوتا ہین۔ میان سے شکایت کرتی ہین کہ تمھارے فلان دوست بڑے ہنس مکھ اور بہت خوبصورت خوش مزاج ہین تمنے میرے بلانے کے لیے انھین آج کی دعوت مین نہین بلایا۔ میان عذر کرتے ہین کہ خدا کے لیے معاف کرو بیچ کوئی وجہ مشت مساہبت کا اوجھا نہین رکھا اونھین کو دوست نہین جوڑی۔ لو دیکھو یہ دعوت نامے کی فہرست ہے اسمین سرے ہی اونھین کا نام لکھا ہوا ہے۔ مگر بی بی کا چہرہ تمتمائے ہوے ہے منہ سے بات نہین کرتین۔ اگر اتفاق دل پسند دوست آگیا تو سوکھے دھانون پانی پڑ گیا۔ بحال طبیعت ہو بحال۔ میان پیام پہونچاتے اور سرزنش کرتے ہین۔

"تو یہ بکرا آج تمھاری بجا وجہ تمھارے دیر کرنے پر مجھے بہت ناراض ہوین دیکھو ابھی تک منہ پھولا ہے کسی بات مین دلچسپی نہین لیتین" شراب کی ترغیبین پر بھی منہ بند پڑی ہین صراحی پنبہ در گلو۔ جام دہن بیرت کشادہ ہے محفل سونی ہے۔ تم ہی ہارے سے معافی پیش کرو۔ بیٹے اسی وجہ سے تمھین سب کے پہلے آج کے جلسے کی اطلاع دی تھی اور زبانی بھی تاکید کردی تھی جانتا تھا کہ نازک مزاج ہین ذرا سی بات پر روٹھ جاتی ہین۔ اور تم بھی مزاج شناس ہو۔"

دوست جبکہ سفارش کرتے ہین تب میان کا قصور معاف ہوتا ہے۔ اور بی بی اپنے فیض صحبت سے احباب کو خوش فرماتی ہین۔ میان کے دوستون کی ساقی بنتی ہین۔

لہٰذا انصاف کیجیے کہ سنگاسن بتیسی کے تجربہ کار مصنف کا یہ مقولہ اس زمانے کے موافق ہے؟ ہرگز نہین! پھر اوسکی تصحیح ہونی چاہیے۔ لیکن تصحیح کون کرے؟ حال یہ ہے کہ پولیس اگر کسی بیگناہ کو کسی مقدمہ مین پھانس لیتی ہے اور وہ بار یک بین حاکم کے اجلاس سے بری ہوجاتا ہے تو پھر وہ اوس مقدمے کے اصل مجرم تلاش کرنے کی زحمت گوارا نہین کرتی مثلاً کہین ایک خون ہوگیا اور ایک محلے والے دوست قاتل کی حیثیت سے دھر لیے گئے گواہیان گذرین ثبوت پیش ہوے کہ ایک ہفتہ اودھر ملزم کو مقتول کا منہ چڑھانے کسی ٹونگ چڑھے والے نے دیکھا تھا مقتول نے ملزم کو گالیان دی تھین۔ ابتدائی کچہری سے مقدمہ سشن سپرد ہوا اور سشن کی اپیل ہوئی ہائیکورٹ مین۔ جج نے کہا کہ مقدمہ ہرگز ثابت نہین ملزم بری کیا جاتا ہے۔ تو کیا آپ کوئی مثال ایسی پیش کرسکتے ہین کہ پولیس نے پھر تفتیش کرکے اس قتل کا اصل مجرم گرفتار کیا ہو؟ ہین تو ایسا کوئی واقعہ یاد نہین۔ پولیس کا فرض بس اتنا ہی تھا کہ اوسنے جو کیہ سوا اپنے ادلا و دی کا پہونڈا تیار کرکے۔ ہائیکورٹ تک پہونچادیا۔ اب مقتول جانے اپنی ایسی قسمتیں ہین۔ گویا وہ قتل ہی نہین ہوا۔ اوسکا کوئی بدلہ تھا بس داخل دفتر ہوگئی۔ اصلی قاتل صاحب جو وقت سے ٹل گئے تھے مزے سے واپس آگئے اور چین کرنے لگے۔

بھائی جان جب ایسے سنگین مقدمون کی غلطیان دوبارہ درست نہین کیجاتی ہین۔ انصاف کا نون مین تیل ڈالکے بیٹھ رہتا ہے۔ تو یہ مقولے اور کہاوتین کیا چیز ہین جسکو تصحیح ہو۔

قرآن غلط چھپتے ہین اوسکی تصحیح کوئی نہین کرتا۔ اکثر غلط نامہ بھی آخر مین بڑھا دیا جاتا ہے اور اوسکی پروا بھی نہین کیجاتی۔ نہایت بدخط غلط نویس کم علم نقل نویس محکمہ نقل مین کام کرتے ہین اونکی تحریر کا املا انشا تو درکنار سکونت سب غلط فریقین کا نام بلکہ حاکم کا نام بھی غلط ہوتا ہے۔ مگر نہ مقابلہ کرنے والا اوسکی تصحیح کرتا ہے نہ شاید وہ بھی مثل نقل نویس کے صاحب علم ہوتا ہو نہ ہیڈ نقل نویس صاحب توجہ فرماتے ہین نہ شاید توجہ کی مہلت نہو یا پڑھنے والے اور نقل حاصل کرلینے والے کی نیابت پر حسن ظن ہو لیجئے خود ہی مردود پڑھیگا سر پڑھیگا تو جائے جہنم مین فیس نقل کی اور قیمت فولیو کی وصول ہوچکی (وہو المراد) حاکم کا نام غلط لکھنے کا واقعہ بے بنیاد نہین ہے حال ہی مین مرزا منعم بخت صاحب سب جج لکھنؤ کی ایک تجویز کی نقل دفتر نقل سے حاصل ہوئی ہے۔ سب جج صاحب قلم سے فیصلہ نہین لکھتے بلکہ ٹائپ رائٹر سے لکھتے ہین۔ ظاہر ہے کہ ٹائپ سے زیادہ صاف خط کیا ہوسکتا ہے اس ٹائپ شدہ تحریر کی نقل دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے عنوان مقدمہ لکھنے کے بعد ڈاکٹر جاہو رقم نقل نویس صاحب ایل ایل ڈی نے فلسکیپ کا نصف صفحہ لکھ کے خود ہی منسوخ کردیا دوسرے صفحات مین چار پانچ سطرین بھی مشکل سے ایسی ملتی ہین جنکی تصحیح سرخ روشنائی سے نہ کی گئی ہو یا کچھ عبارت قلمزد نہو۔ تجویز بھی لمبی چوڑی نہین بس مین چار صفحے ہین۔ اور خط کی تو کچھ نہ پوچھیے واللہ دوات کے بحر ظلمات مین ڈوبی ہوئی مسکین مکھی کا غذ پر رینگ کے یہ نقش و نگار نہین بناتی۔ سڑک پر چلنے کی حالت مین موت والے بچون کی پیشانی تحریر کی محراب دار شان اس قلم کی جھلک پر نثار ہوئیے کہ عرض مین منشی کی دوات پر کالا دی اسکے آگے ہیچ۔

جانوروں کی بدبودار کی ہمیں فرش ویکھے سامنے آگور
دیہاتی پاپ تالابوں میں مینڈکوں کے اچھلنے سے
جو موجیں پیدا ہوتی ہیں اس خطہ کے مقابلہ میں بے
حقیقت۔ الفاظ کی صورت ترکیبیہ (آوٹ لائن)
ہے یا حشرات الارض کو جگنو کہیں تتلی گھوڑی ہے
کہیں مچھر ہے کہیں کھٹمل ہے کہیں کیچوے ہیں کہیں
سنپولیے ہیں کہیں کنکھجورے ہیں۔ چھپکلیاں
انگڑائیاں لیتی ہیں مینڈک ملاحی کاٹتے ہیں۔
کنسلائیاں تململاتی ہیں جھینگر بوکھیوں سے
طاق جفت کھیلتے ہیں لال بیگ چکر کھنبیاں
کھاتے ہیں۔ آنکھ پھوڑ ٹڈے جست وخیز میں
مصروف ہیں۔ کیکڑے بھاؤ بتاتے ہیں۔ گرگٹ
جھٹی جھلیا کھیل رہے ہیں۔ بچھو ریزن تماہ بازیاں
کھاتی ہیں۔ کنکھجورا دم اوٹھائے خرام نازکی مشق کرتے
ہیں۔ کیلے ڈنر پیلتے ہیں۔ گوبریلے گولیاں بناتے
ہیں۔ چھچوندریں کھلی بازی کا تماشا دکھاتی ہیں
مگرمان نابار ہی ہیں۔

صفحہ کا نقشہ میدان آتشبازی کا سماں ہے
وہ ہوائی چھوٹی وہ چھچھوندر چلی وہ چرخی گھومی
وہ آتشبازی کا اناڑ نکلا۔ وہ مہتاب لگی وہ پھلجھڑی
میں آگ لگی۔ وہ شمس محل عبارت کو جلاتا ہوا
وہ نکلا۔ اللہ اللہ رنگ برنگ ... میں وہ ...
کہاں رہی نیب المخلوقات میں وہ ... میں گیا۔
آپ ... کی عبارت کے متعلق ...
[illegible]

سلامتی سے ایسا ہو جاتا ہے جو سب جج صاحب
بہادر کے اسم گرامی سے بالکل ناواقف۔ وہ اپنے
دستخط میں ایم ایم جنت لکھتے ہیں نقل میں جنت کسی
مقام پر ... کہیں پڑھا جاتا ہے کسی جگہ
... بجا خیال تو کیجیے چار پانچ دستخط
میں ایک دستخط بھی صحیح نہیں ہے۔ مسٹر جنت لکھنؤ
کے رہنے والے ہیں مشہور ہیں۔ مقدمہ بھی تشدد کا
ہے دقیانوسی نہیں جو خیال ہو کر جس کا نام معلوم نہ تھا



[illegible]

... نقل کر دی۔
جو نوٹس ... بہت بزدل ...
... میں غلطیوں سے
نقصان ...
[illegible]

بڑے بڑے صدق مجسم ایمان مجسم عالموں فاضلوں
اخبار نویسوں محدثوں مورخوں نے لیلیا ہے۔ سچی
بات کی جگہ جھوٹی بات اس طرح مشہور کی جاتی ہے کہ
سچی خبر ہو جاتا ہے۔ ادھر سچائی کی ہنڈیا غل غپاڑے
اور ہم پوشش اشتہار کی چوٹ سے شکستہ ہوئی
اودھر آدمی مشرے مولانا ہوا۔ بے اصل بات مشہور
اور قوی دلیل مضمحل ہو گئی۔ چند ملاقتیں مشہور ہوں گی
اب کی حضور راجہ آف محمود آباد ... (پندرہ پارے کے
حافظ) کانے بے عیب) یعنی اسپیشل مجسٹر کورٹ
آف وارڈس علاقہ تھا جو بقول مولانا ظریف
لکھنوی حضرت قیس کے پاگل ہونے کی علت میں
مدت سے کورٹ ہے) یعنی ملا غلو حض شریعت
گنبد ... جناب ابن سعود کے انتظام کی تعریفیں
ہر اسلامی پرچے میں چھپ رہی تھیں۔ واہ کیا
انتظام کیا ہے ابھی جو کھلا جج ... بجاتے گا۔
سرکھین سب درست ہیں۔ جھوٹ کی ریل نکل چکی
ہے۔ جدے کی چوٹی سے جبل ... تک ریل
بندھ گیا ہے بہشت شدادی کے دریائے شیر وشکر
سے نہر کھودی گئی ہے تمام راہ دودھ شربت
نوش کرتے چلے جائیے۔ سوار ان مفت بیچے ٹکیں
بالکل معاف ہو گیا بدوؤں نے ...
نے مچھی پالی ہے۔ ... اوچھالتے چلے جائیے کیا مجال
جو ایک حبہ کا نقصان ہو۔ اور حفظ صحت کے
انتظام کو تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ ملک الموت آلاپ
فرماتے ہیں۔ ... مذہبی آزادی تو آپ جانیے کہ
میں نصرانیوں کو بازار میں پھرنے کی اجازت ہے
یہ جائیکہ مسلم۔

... اسی قسم میں ... پیدا
کرنے والے تھے جو راجہ آف ... کی کرامت سے ... و
قروی کی جاتے ہیں لوگوں کے دلوں میں جاگزیں
تھا چاہئے ... بیٹھے ...
سعود صاحب ... بندھ گئیں۔ جھوٹ
کی ریل ... جھوٹ کی ریل بیل تھی۔ جھوٹ کا
بول تھا۔ شربت شیر وشکر کی جگہ ... رنگ
... میں ایک ... ہوا ... نے

خوب تجارت بنائی۔ قدم بقدم پر نکس دنیا پڑ چھڑکیان بھی ہوئیں چند زبان بھی ہوئیں۔ سات آٹھ ہزار حاجی شدائی نہیں خداوندی بہشت اور اصلی بہشت میں فرکو شے پیاس بجھانے راہی ہوئے۔ بعد دون کے اونٹ پانی پیتے رہے اور حاجی بیچارے ترستے رہے۔ سات تین ہزار آدمی اونٹوں کی لات رونداں میں جج ہوئے۔ دو تین ہزار بیمار ہے رہ دار وغذا ملک عدم سدھار گئے ہزاروں آزادی کے جلتون کی سوجانے کے حاجی آئی قلم میں اونٹ مزے کر رہے ہیں۔

بارین ہمہ شہادات سال آئندہ کے لیے ابھی سے بانڈ منوبہ ہو رہے ہیں۔ کوئی کافذ اخبار حامی مولوی کتاب فرنی کا سفر نامہ چھاپ رہا ہے جس میں حکومت حجاز کی عصمت کا اقرار ہے کوئی مولانا یا وہ گوئے افترا آبادی صدہا دستر پر کے افادات شائع کر رہا ہے کہ امر حق مشتبہ ہو جائے۔ کسی نے حضرت شیخ بزرار نجدی کے کا قلم تھاما ہے اور کسی نے علامہ حق پوش بطلانی کے دفتر جعلی کا علت اور تھا یا ہے۔

ہم چند مشاہیر سامنے کی ہیں وقت ملا تو مضمون بجاے اصل مشہورات کے خاتمہ پر بڑے بڑے سود اگرون کی تلبیس بیان کیجائیگی۔ اور اوس وقت آپکو معلوم ہوگا کہ سچے سمائی ہین ابھی کہ سیہ طرفہ تاریخ کا وجود نہیں ہے۔ حالانکہ وہ تو ے بڑے بڑے کیسے گئے ہیں بہرحال باقی آئندہ فقط

راقم وفا ساسفر

تخفیف قیمت

اودھ پنچ کے متعلق شاگردان مدارس کی کثرت درخواستیں آئی ہیں شرط ضروری یہ ہے کہ درخواستوں پر ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر کی تصدیق ہو تو سالانہ قیمت پیشگی بجائے پانچ روپیہ کے چار روپیہ اور ششماہی بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ آٹھ آنے کو ضرور قبول کیا جا سکتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیف دہلی

ایک چنا ہفتہ دار پرچہ جو ریاستوں کی رعایا کی حمایت اپنا فرض بتاتا ہے اور شاید رئیسوں کی عزت بھی اسکا فریضہ ہو گیا یعنی کرسرے ہی پر کارٹون بنایا گیا ہے" نواب ٹونک ہاتھ میں پلیٹ لیے کھڑے ہیں ایک بڑی انسان صورت سگ کی جانب پھینک چکے ہیں جس کی دم کے نیچے "صبیغہ" لکھا ہے دوسری ہڈی دوسرے انسان سگ نما کی طرف بڑھائی ہے جسکی پشت پر "الامان" تحریر ہے۔

ٹونک کے مرحوم ولیعہد کی موت نے اونھیں خوب مشہور کر دیا ہے زندگی میں تو بہتے کسی اخبار کا غذ پر اونکا نام شاید ہی دیکھا ہو۔ مگر آج ہندوستان کے ہر گوشے میں انکا نام لیا جاتا ہے۔ بعض جرائد مرحوم کی موت کا الزام قضائے الٰہی پر رکھتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ فرشتہ موت انکی روح قبض کرنے کے وقت پولیٹکل خیالات سے متاثر ہو کے چند در چند اندرونی و شخصی اغراض کا تابع ہو گیا تھا۔

سیف دہلی اس دوسری قسم کے جرائد میں سے ایک ہے۔ اسکا قیاس کیا بلکہ اعتقاد ہے کہ ولیعہد کی موت کا رنگ سوتیلی ماں اور سگے باپ کی سوجھی اور بھیرون کے گٹھ بندھن سے مرکب ہے یعنی کسی کی صبح پیری کو کسی کی شام جوانی بہت پسند آئی۔ آفتاب سوا نیزے بلند ہو چکا مگر آنکھوں میں وہ اندھیر چھایا ہے کہ شمع جل رہی ہے۔ ان جرائد کے قیاس کے مطابق شاعر کے اس شعر کی نثر سے

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہیں تمام ہوتی ہے

اصلاح ہو سکتی ہے:-

"نواب صاحب کی صبح ہوتی ہے مرجینا بیگم کی شام ہوتی ہے اور ولیعہد بہادر کی عمر یون تمام ہوتی ہے"

بقول سیف دہلی مرجینا بیگم پہلے نواب کے چھوٹے صاحبزادے (عبدالرشید صاحب) کی منسوبہ تھی مگر اب محرمات و منظورات میں شمار ہونے کے

نائل ہے۔ راست و دروغ برگردن راوی۔

اس قسم کے مضامین پر کچھ لکھنے سے ہمارے قلم کو ہمیشہ باز ہی رکھا۔ اگر دکھا اپڑ دی کبھی ہم آگئے تو بڑھا یا اندا ہم واقعات کو ان جنگ جو جرائد کے حوالے کرتے ہیں یہ خود ہی نپٹ لینگے ہاں اگر یہ جنگ چھڑی اور گندگی کچھ دنوں اور یونہیں اچھلتی رہی تو البتہ روک تھام کیجائیگی۔

سردست ہم اس مبارک نام کی تعریف پر قناعت کرتے ہیں جسے جریدہ "سیف دہلی" نے عالم آشکار کیا ہے یعنے "مرجینا"۔ واللہ کیا پیارا نام ہے۔ سنتے ہی ہمیں علی بابا اور چالیس قزاقون کا قصہ یاد آگیا ارے واہ ری وفادار مرجینا تو نے وفاداری اور نمک حلالی کے جھنڈے گاڑ دیے وہ تیرا درزی کی آنکھوں پر پٹی باندھ کے لانا اور قاسم کی پارہ پارہ لاش کا کفن سلوانا وہ قزاقون کے جاسوس کا دروازے پر نشان لگانا اور تیرا اوسے شبہہ میں ڈالنا۔ وہ قزاقون کا کپّون میں بند ہو کے آنا اور تیرا گرم گرم تیل سے اونکی تواضع کرنا۔ وہ ٹھگون کے سردار کا بھیس بدل کے تیرے آقا زادے اور آقا کے قتل کا ارادہ کرنا اور تیرا "سیفی رقص" کے کرتب دکھا کے دونون کی جان بچانا۔ بھلا کون بھول سکتا ہے۔ تجھے اپنی وفاداری کا اچھا ثمر ملا آقا کی بہو بنی آقا زادے کی جورو کہلائی بغداد میں مسجد بنوائی جو خدا کے فضل سے آجتک موجود ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ تیری ہمنامی میں کیا خاصیت ہے مگر تیرے نام میں چشم معشوق کی طرح متضاد خواص موجود ہیں شاعر کہتا ہے سے

ای ہلاہل وہ جو ہے سوہت سیام رتنار
جیت مرت جھک جھک پرت یہ چتوت اکبار

یعنے "مرجینا" میں سے ایک "نا" حذف کیا جائے تو "مرجا" کا طلسم کھل جاتا ہے۔ خدا نخواستہ لگتی ہے تو موت لونڈی بن جاتی ہے ایک کے "نا" (نفی) سے دوسرے کی ہان (اثبات) وابستہ ہے۔ واقعی سے

جو مزا تو جینے کا مزا کیا

القصہ یہ سیف دہلی کا یہ وار دو دھارا ہے ایک دھار نواب ٹونک کی طرف ہے دوسری دھار دہلی کے

ایک مشہور مولانا مبلغ مدرس قرآن سکریٹری خلافت کمیٹی مدیر جریدہ ...... کیا نب ہے جو نواب ٹونک کے ہاتھی ہیں۔ ان پر نواب ٹونک سے نقد علیہ السلام حاصل کرنے کے علاوہ ایک تبیح الاسلام [illegible] او چھے او چھے وار حکیم مسیح الملک اجمل خان مرحوم اور مولانا محمد علی و مولانا کفایت اللہ صاحب پر کیے گئے ہیں جنہوں نے بقبال اڈیٹر مولانا ...... کے جرم طبعی کو چھپایا اور اخلاقی و ایمانی خطا کی۔ ایک بڑا ساجرم اس کا فقدِ [illegible] ریاست کا مہاراجہ بھرت پور اور سردار دیوان سنگھ مفتون مدیر "ریاست" دہلی نے بھی کیا ہے۔

سیف کے اڈیٹر صاحب کا اسم گرامی عبد الرحمٰن صاحب ہے اخبار کی قیمت چار روپیہ سالانہ ہے۔ طرز تحریر دلچسپ ہے [illegible] بہت چلتی ہے [illegible] میں ملتی ہے کیا معنی کہ مضامین میں [illegible] کی زد میں ہیں۔ معاملہ نازک ہے [illegible] من زوال الایمان و من شر الشیطان [illegible] باقی عند الحضور۔

اودھی نجیب آباد بجنور

[illegible]

کی ہم وزن ہے مندا خیال ہوتا ہے کہ ترجمیں زن ساور ش دختر و اسباب مطلوب ہے۔ مگر لفظ باقی محض قافیہ کی خاطر سے باقی ہے "ترجمہ فرنگان۔ باقی کے سوا باقی رہ گیا" کیا ہے تو اسکے معنی ہمیں معلوم نہیں۔

بیار ساقی آن بکر مستور را
عروس بم و دختر طور را

"بیارا" کی ر سے "تو شعر" تو ایک وزن سے ساقط ہو گی مگر شاعر بیان کرتے ہیں کہ الف ساقط ہو جاتا ہے [illegible] "میر" ہے میری شراب کی ایک قسم ہے۔ اگر میر منظور ہوتی تو بیار کی جگہ [illegible] والی کنواری بھی کہہ سکتے ہیں۔ [illegible] کر خورشید [illegible] شراب کو کہتے [illegible]

[illegible]

کسی حاشیہ کے ناظرین کی سخن فہمی کے حوالہ کرتے ہیں البتہ تمام نظم معنی و مطلب کی زیادہ درست نظر نہیں آتی ہے

[illegible]

آخر میں شاعر صاحب اپنا اسم گرامی ہیں ظاہر نہیں کرتے ہے

[illegible]

اڈیٹر صاحب نے غالباً شاعر صاحب کی خاطر یہ نظم شائع کر دی اور [illegible]

ضمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]



جمہوریہ ترک :- "دیکھو بھائی! ہم فوجی حیثیت سے تمہاری شرکت نہیں کرسکتے مجبور ہیں لیکن تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ آزادی کی حمایت انسانیت کی حمایت ہے اے ذری ہنس تو دو ـ ہاں ـ بس معلوم ہو گیا کہ تم خوش ہو۔"

جان بُل :- "توجا یہ خفیہ چالیں ـ یہ دندان نمائی! چہ لا ہے نامعقول!"

دوسرے کو خواہ اڈیٹر صاحب کی استعداد فارسی مین شک ہوگا۔ ہم کے انتقال جناب شاعر لکھنؤ ہو گئے رہ گئے اڈیٹر صاحب۔ ہمارے نزدیک ایک نامہ نگار کی بدنامی مین اڈیٹر کی بدنامی ہے۔ اور اصل جب معنی و مطلب اور قواعد شاعری سے بحث نہین تو ہم بھی کیون قلم کا زور شور دکھائین۔ سنیے ؎

بریز ساقیا آب آتش لباس | الہی کہ با جست در وز اس
فروغ فرغان عنان تنگ | منگب خشکان دیرنگ زنگ
بیک سلسلہ را نجو رہزیاد | بجارسی شکاران رستم نژاد
بجو اور فرنگیس کو بچا بیا | سیاوش شہ دے خود را
دگیر ان جہاندار بیان بگو | منیژہ و شاد و ہم گو درزرکو
بیاد ساقی آن تو انگستہم | منش بیژن جو انم تو اخش پزکم
زگو جہاندار ہم اشکوس | بگو جہانگیر بانند افراز وس
بریز ساقی آن ارغوان و ریختہ | کہ دوسی شکاران پیاندہ عزے
بجی وہ کہ فارسی زبان ہی ہست | کلہ گر شتہ فرش ہو برشت
بدان ورشہم یک گروہ را | ز غلو ہم ہم پہ رفتہ اند وہ را
منگب ہمین زبان آدرم | گہ داستان وردہان آدرم

زشور بے نشانی بے افلاق خود لکان بیدل
کرم کشتن زم گشتن ہر دن اور وہ تقشما

اخبار کا نقدون کی فراوانی ترقی ملک کی دلیل ہے اسوجہ سے جو پرچہ نکلتا ہے ہم اوسکا استقبال کرتے ہین علاوہ اس نظم کے جیسے چھپے اور پر درج کیا اس پرچے مین کوئی عیب نہین ہے۔ پالیسی کا خلاصہ "ہدایت ہے یعنی قوم کو غلط روی سے روکنا اور سیدھے راستے پر چلانا"۔ ہم اس نظم پر کچھ نہ لکھتے مگر اڈیٹر صاحب نے اپنے اوستاد مولوی محمد اکبر شاہ خان صاحب کے ارشاد کی پابندی نہین فرمائی۔ وہ فرماتے ہین "بعض حضرات کی طرح اپنی رستمی جتانے اور لکڑ تون دکھانے سے پرہیز کرین" مگر بیان ابتدا ہی رستمی سے ہوی ہے ؎

بیا جز زبان شاہ رستم بگو

یاد رہے کہ اس نمبر مین بعض مفید تحقیقین اور کلام کی باتین ہین اگر اڈیٹر صاحب آئندہ زبان دانی کو اشکار کے فارسی کی ٹانگین نہ توڑین تو ہم باقی امور مین ممکن ہے کہ اون سے اتفاق کرین فقط

راقم عبد الودود ملک الشعرا

مولانا پنچ کی نوٹ بک

دھرے گئے دل خانہ خراب کے بدے

ہمارے دوست سردار دیوان سنگھ مفتون ریاست دہلی کے اڈیٹر لکھتے ہین کہ ریاست پٹیالہ کے حکم سے اس علت مین گرفتار ہوے کہ اونھون نے کسی سے تین سو روپیہ تیرہ چودہ برس ہوے قرض لیے تھے اور پھر نہین دیئے۔ ریاست سے پولیس کے آدمیون کی ایک فوج آئی۔ تمام دفتر کی تلاشی لی اونھین گرفتار کیا اور بشکل ضمانت پر رہا کیا۔ اخبار ہی کا نقدون مین پٹیالے کے وزیر خیرین کا بیان بھی چھپا ہے آپ فرماتے ہین کہ اڈیٹر نے دو جرم کیے ہین۔ خیانت مجرمانہ اور استحصال بالجبر اور تیسرا جرم آئندہ کے لیے سینت رکھا گیا ہے اگر ان دو اوزارون سے کام نہ چلا تو پھر جعلی رسید پیش کرنے کا علحدہ مقدمہ چلیگا۔ یہ نہین معلوم کہ مقدمہ کی سماعت پٹیالے مین ہوگی یا کہین اور۔

اڈیٹر صاحب جب گرفتار ہوے تو اونھون نے مطلوبہ رقم کی بھر پائی کی رسید پیش کی۔ مقدمہ کی اصلیت اور منفعت کا حال تو خدا ہی کو معلوم ہے مگر اسمین شک نہین کہ اب ریاستون کی قوت ملدا دا اور زری بڑھ گئی ہے سیکڑون برس کی دبی ہوئی رقمین مدعی کی حمایت مین مدعا علیہ سے وصول کراتی ہین۔ اور بہت باخبر بھی ہو گئی ہین۔

عام خیال ہے کہ مفتون صاحب کا وجود جتنی مدت سے مخفی ہو گیا تھا جتنے بغیر اوپ انجن لگا کے محسوس نہ ہوتا تھا وہ اتنی مدت تک ریاست پٹیالا کو سوجھائی نہ دیئے جب سے اونھون نے پٹیالا اور اوسکے رئیس پر نکتہ چینی شروع کی اوسوقت سے رفتہ رفتہ پٹیالا کو معلوم ہوا کہ مفتون صاحب زندہ ہین۔ پہلے تھنے دکھائی دیئے پھر گلے پھر پیٹ پھر سینہ پھر گردن پھر سر شر کے ظاہر ہوتے ہی گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے گئے۔ مفتون صاحب نے اپنے حق مین برا کیا جو مرد میدان کی گلیم اوتار ڈالی۔

اب قابل فکر و غور یہ سوال ہے کہ ایسے قوی

اور ثابت شدہ مقدمہ کی بنیاد پر ہماری گورنمنٹ غریب اڈیٹر ریاست کو پٹیالا پولیس کے حوالے کر دینے مین عقلمند کہلائیگی یا بے وقوف!

اجمال تفصیل طلب

سنتے ہین کہ ایکی مجلس قانون مین کوئی ممبر صاحب تجویز پیش کرینگے کہ صاحب بہین اراکان مجلس قانونی) بھی قانون اسلحہ کے ماتحت ہتھیار رکھنے کی اجازت عطا ہو۔ معلوم نہین اس تجویز کا مطلب کیا ہے؟ قانون اسلحہ مین جو شرائط ہتھیار رکھنے کے واسطے لازمی ہین جب وہ پورے ہو جائین تو ہتھیار رکھنے اور باندھنے کا اختیار خود بخود حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ شرعاً بلوغ کی علامتین مقرر ہین اور جب وہ علامتین پوری ہوین اوسپر روزہ نماز حج زکوۃ جہاد کی تکلیفین واجب ہوین۔ بجز اوس نابالغ کے جسکی جائداد کورٹ ہو اور بالغ ہونے پر اوسکے تصرف مین آنے والی ہو جسے کوئی لڑکا ایسا نہین دیکھا جو دعا مانگتا ہو "یا اللہ مجھے جلدی سے بالغ کر دے"

سچ پوچھیے تو آجکل ہتھیار کی ضرورت ہی نہین ہے خصوصاً بوڑھاپے مین۔ کیا معنی کہ قدرتی ہتھیارون کی قوت پر مصنوعی ہتھیارون کا استعمال موقوف ہے گردن ہلتی ہو ہاتھون مین رعشہ ہو کمر جھکی ہو۔ آنکھون کو چراغ شما رہا ہو تو بندوق تلوار پستول باندھ کے کوئی کیا بنا لیگا! کسی ہشتاد سالہ پیر فرتوت کی شادی اگر کسی کڑی کمان کے تیر سے کر دی جائے تو کیا نتیجہ؟

رہی یہ بات کہ کونسل یا اسمبلی مین ہتھیار باندھنے کی اجازت ہو جائے تو ممبر صاحب یا واللہ بہت اندیشناک تجویز ہے۔ انگلستان کی پارلیمنٹ مین اکثر مہذب ممبر

شہاب آزادہ

صوبہ آزدہ کا علمی ادبی تاریخی رسالہ جو زیر ادارت حضرت مجروح ایم اے علیگ جناب نسیم امروہوی نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے منی سے ہی مستقل تیجہ قیمت سالانہ ہے ششماہی ہیے

منیجر شہاب آزادہ

جوتے گھونسے لات کے سے مقابل کے ساتھ شریفانہ برتاؤ کرتے ہیں اور جب باہر نکلتے ہیں تو ٹوٹی ہوئی ناک پھٹی ہوئی چندیا آنسو بہتے ہوئے منہ پر پٹی باندھ کے نکلتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ حریف کے ہاتھ میں پستول نہ تھا ورنہ بالکل آبرو ہی جاتی رہتی۔ علیٰ ہذا القیاس خدانخواستہ جو کونسل میں ایک آدھ مسلح بہادر ممبر کو غصہ آگیا تو خون خچر کی نوبت آجائیگی۔

اگر صرف زینت کی ضرورت سے ہتھیاروں کی حاجت ہے تو حضرت کیسی زینت اور کہاں کی [illegible] ایک دیہاتی بیوہ ٹھنڈی سانس بھر کے کہا کرتی تھی میں رانڈ بیوہ میکا مجھکو [illegible] زینت [illegible]

جرنلزم کا دردِ زہ

خدا خدا کرکے مسلمانوں کی انگریزی اخبار نکالنے کی خواہش کے دن پورے ہوئے نو ان مہینہ لگ گیا انگنا ختم ہوا۔ گود بھرائی کی تقریب بھی ہوگئی۔ [illegible] تیار ہے۔ اب خالی پردہ باندھنے کی کسر رہ گئی ہے انشاءاللہ اسی مہینے میں تو ابچے کی صدا آئیگی اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

پیٹ بھرا [illegible] سید صاحب تو پبلک سروس کمیشن کے ممبر ہوگئے اسوجہ سے لوگوں کو گمان ہوا کہ [illegible] نہیں سب [illegible] رہا ہے دیکھیے جوہر ابھرے [illegible] ہوجائے لیکن نہیں۔ بظاہر آثار اچھے ہیں۔ زچہ خانہ کو خوب ایک رجسٹری شدہ کمپنی سنبھالیگی جسکی نگرانی انشاءاللہ ایک جوڑ یا پانچ ڈاکٹر اور ترجمان ڈاکٹر فرمائینگے یعنی [illegible] بہادر محمود آباد۔ سر سید علی امام بیرسٹر۔ راجہ صاحب نان پارہ۔ آنریبل راجہ نواب علی خان۔ اور پانچوین صاحب بڑے تجربہ کار۔ [illegible] دائیگی کے [illegible] مولوی محمد نسیم صاحب وکیل [illegible] کے واسطے پانچ لاکھ سرمایہ [illegible] ایک لاکھ کا بندوبست ہو چکا ہے پچیس روپیہ حصہ کی تعداد سے [illegible] میں شریک ہونے والے [illegible] ہونگے۔ اگر ان لوگوں نے ہمت کی [illegible] ہوئی تو [illegible] سیاست کو [illegible] شیطان کی لنگوٹی کا [illegible] کو بچنے کی صدا سے دل خوش کرتے ہو [illegible]

[illegible]

[illegible]

کا ہے سے

حبیب [illegible] حضرت [illegible] چھٹے صاحب خود عبدالرحمن خان بہادر تعلقدار [illegible] ضلع [illegible] ہیں۔ [illegible] دودھ کا [illegible] آپکا۔ دودھ کی کمی [illegible]

ساتوین سید احمد حسین خان بہادر آنریری مجسٹریٹ [illegible] ہیں۔ [illegible] کے لیے [illegible] اور [illegible] میں رہنے کے باعث [illegible] کے [illegible] آپ کے اہتمام سے تیار ہوگا تو [illegible]

آٹھوین بزرگ سید نجم الحسن صاحب شمس العلماء مجتہد لکھنؤ ہیں۔ آپ کان میں اذان دینگے [illegible] کو بھی [illegible] ہے۔ یہ خوش نصیب و خوش طالع معلوم ہوتا ہے ستارہ بلندی پر ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] والسلام۔

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشردوں اور عرقیات سے تیار کیے ہوے شربت جو اپنے اثر میں بے نظیر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو، طاقت میں معتدل ہیں، دل اور دماغ کو فرحت، قلب کو سکون اور راحت آنکھوں کو خنکی و تراوٹ بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت انقلاجوم	شربت الائچی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرو	شربت بادام	شربت فالسہ
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت اناناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بید مشک لاہوری	
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل ۔۔۔ [illegible]	فی بوتل ۔۔۔ [illegible]	

اندازِ اعلیٰ [illegible] کے مقولہ کو یاد رکھیے ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔
قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۱/۴ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ دوایات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible] ہیضہ، درد پیٹ کے درد، [illegible] سنگرہنی، اتصلوا دراد چھاتی کے درد وغیرہ کیلیے [illegible] جادو کا سا اثر کرتا ہے۔ قیمت [illegible] سب جگہ بکتا ہے۔

دودھ گنج کیسری — [illegible] قیمت [illegible]

بال سدھا — [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے | بال بہار آفس
دہلی پنجاب | چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چندا اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں [illegible] ایجنٹ [illegible] آفس [illegible] لکھنؤ

مفت! مفت!! مفت!!!

وہ کتاب جسکی ہر ایک کو ضرورت ہے بالکل مفت [illegible]

[illegible]

پنڈت وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مجلدات اودھ پنچ سے دل کو تازہ کرنے والے کسی [illegible]

[illegible] قیمت فی جلد [illegible] مع محصول

الملتمس [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] جناب سید [illegible] علیہ الرحمۃ [illegible]

[illegible]

حکیم سید [illegible] نواب بیت الشفا گیا (بہار)

لطف حیوۃ [illegible]

[illegible]

پتا: سید قاسم حسین [illegible] دفتر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات اور کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی میں

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

استاد محمد علی خان

قیمت پانچ روپیہ